کشتی میں پناہ

حضرت نوح اور بڑا سیلاب

kashtī meṅ panāh. hazrat nūh aur baṛā sailāb

Refuge in the Ark. Noah and the Big Flood by

Bakhtullah

[*Zinda Kalam 3*]

(Urdu—Persian script)

© 2026 www.chashmamedia.org
published and printed by
GWCS, New Delhi

illus. R. Gunther
https://freebibleimages.org/illustrations/rg-noah-ark/;
https://freebibleimages.org/illustrations/ls-noah-ark/; I. Coate
https://basictraining.org/safe-in-jesus-2/

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

خدا کے ساتھ چلو	3
کشتی میں پناہ لو	4
جاگتے رہو	12
اپنی جان اُس پر سونپ دو	17
توریت، پیدائش 6:5–9:17	22

اِس میں کوئی شک نہیں کہ عدالت کا دن آئے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اُس وقت بچیں گے؟ ایک آدمی کی زندگی ہمیں اِس کا جواب دے سکتی ہے۔ آدمی کا نام؟ حضرت نوح۔ حضرت نوح کے زمانے میں بھی پوری دُنیا کی عدالت ہوئی، اور تھوڑے ہی بچ گئے۔ لکھا ہے،

> رب نے دیکھا کہ انسان نہایت بگڑ گیا ہے، کہ اُس کے تمام خیالات لگاتار بُرائی کی طرف مائل رہتے ہیں۔

◄ رب نے کیا دیکھا؟

یہ کہ انسان نہایت بگڑ گیا ہے۔

◄ نہ صرف انسان کا کام بُرا ہے۔ اَور کیا ہے جو بُرا ہے؟

اُس کے خیالات۔ دل خراب تو پورا انسان خراب۔ تب لکھا ہے،

> وہ پچھتایا کہ مَیں نے انسان کو بنا کر دنیا میں رکھ دیا ہے، اور اُسے سخت دُکھ ہوا۔

◄ انسان کی حالت دیکھ کر خدا نے کیا محسوس کیا؟

اُسے سخت دُکھ ہوا۔

◄ اِس سے ہم اُس کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

ہم یہ سیکھتے ہیں: پاک خدا چاہتا ہے کہ انسان بھی پاک ہو۔ ہماری بے وفائی سے اُسے دُکھ ہوتا ہے۔ آگے لکھا ہے،

> اُس نے کہا، "گو مَیں ہی نے انسان کو خلق کیا مَیں اُسے رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔"

◄ انسان کی حرکتیں دیکھ کر خدا نے کیا فرمایا؟

اُس نے فرمایا کہ مَیں تمام جانداروں کو ہلاک کروں گا۔

◄ اِتنا سخت فیصلہ کیوں؟

قدوس اور پاک خدا کے سامنے ہر ناپاک چیز مٹ جاتی ہے۔ اب ہم ایک پہلا سبق سیکھتے ہیں، یہ کہ

خدا کے ساتھ چلو

لکھا ہے،

> صرف نوح پر رب کی نظرِ کرم تھی۔ [...] نوح راست باز تھا۔ اُس زمانے کے لوگوں میں صرف وہی بے قصور تھا۔ وہ اللّٰہ کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔

◄ ایک ہی آدمی فرق تھا— حضرت نوح۔ وہ کس طرح فرق تھا؟

اُس پر خدا کی نظرِ کرم تھی۔ اور وہ راست باز تھا۔

◄ وہ کس ناتے سے راست باز اور بے قصور تھا؟

اِس میں کہ وہ اللّٰہ کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔

◄ ساتھ ساتھ چلنے کا مطلب کیا ہے؟

چھوٹا بچہ، باپ کا ہاتھ تھامے چلتا ہے۔ نوح اِسی طرح خدا کے ساتھ چلتا تھا— معصوم اور وفادار بچّے کی طرح۔

◄ کیا آپ نوح جیسے وفادار ہیں؟ دوسرا سبق،

کشتی میں پناہ لو

لکھا ہے،

> تب اللہ نے نوح سے کہا، "مَیں نے تمام جانداروں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ اُن کے سبب سے پوری دنیا

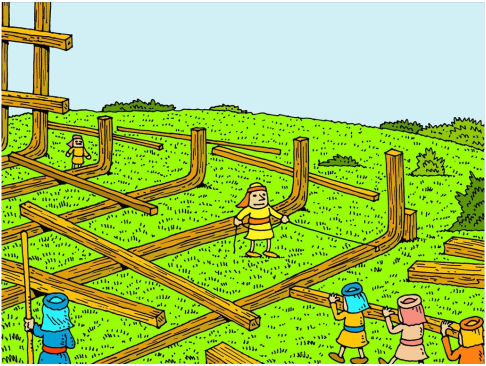

ظلم و تشدد سے بھر گئی ہے۔ چنانچہ مَیں اُن کو زمین سمیت تباہ کر دوں گا۔ اب اپنے لئے سرو کی لکڑی کی کشتی بنا لے۔ [...] مَیں پانی کا اِتنا بڑا سیلاب لاؤں گا کہ وہ زمین کے تمام جانداروں کو ہلاک کر ڈالے گا۔“

◄ خدا نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

اُس نے بڑا سیلاب لا کر تمام جانداروں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

◄ کیا نوح بھی ہلاک ہو جائے گا؟

خدا نے فرمایا،

لیکن تیرے ساتھ مَیں عہد باندھوں گا جس کے تحت تُو اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں جائے گا۔ ہر قسم کے جانور کا ایک نر اور ایک مادہ بھی اپنے ساتھ کشتی میں لے جانا تاکہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔

◄ اپنے وفادار بندے نوح کے ساتھ خدا کیا کرے گا؟

وہ اُس کے ساتھ عہد باندھے گا۔

◄ عہد کیا چیز ہوتا ہے؟

عہد دو پارٹیوں کے بیچ کنٹریکٹ ہے، معاہدہ ہے۔

◄ عہد کے تحت نوح کو کیا کرنا ہے؟

اُسے بڑی کشتی بنا کر اُس میں جانا ہے۔ اپنے ساتھ وہ اپنی فیملی اور قسم قسم کے جانور بھی لے جائے۔

◄ عہد کے تحت خدا کیا کرے گا؟

خدا سب کو جو کشتی میں جائیں گے محفوظ رکھے گا۔ تب لکھا ہے،

نوح نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا اللہ نے اُسے بتایا۔
پھر رب نے نوح سے کہا، "اپنے گھرانے سمیت کشتی میں داخل ہو جا۔" [...]
نوح نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے حکم دیا تھا۔

► کیا نوح نے وہ کچھ کیا جو خدا نے فرمایا تھا ؟

جی ہاں۔ اُس نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا خدا نے اُسے بتایا تھا۔

► کیا اُس نے ڈر کی وجہ سے یہ کیا ؟

نہیں، اُس نے یہ اِس لئے کیا کہ وہ وفادار تھا۔ وہ جانتا تھا، کہ جو بھی خدا مجھ سے چاہتا ہے وہ اچھا ہے۔ وہ میرے لئے نیک ارادہ رکھتا ہے۔

► جب تیاریاں مکمل ہوئیں تو خدا نے نوح کو کیا کہا ؟

اُس نے فرمایا کہ اپنی فیملی کے ساتھ ساتھ کشتی میں داخل ہو جا۔

► کشتی میں کیوں داخل ہونا ہے؟

اِس لئے کہ وہ بڑے سیلاب سے بچ جائیں۔

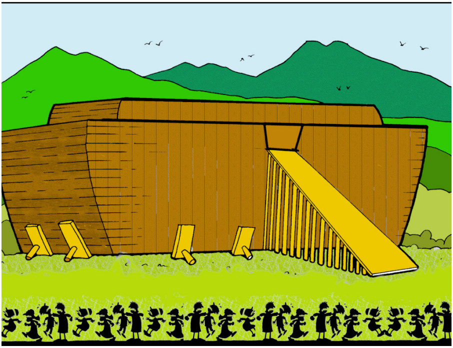

◄ اب نوح نے کیا کِیا ؟

اُس نے ویسا ہی کِیا جیسا خدا نے فرمایا تھا۔ اُن لوگوں پر خدا کی نظرِ کرم ہے جو اُس کی سنتے ہیں۔ یہی وفاداری کا نشان ہے۔ تب لکھا ہے،

> طوفانی سیلاب سے بچنے کے لئے نوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا۔ زمین پر پھرنے والے پاک اور ناپاک جانور، پَر رکھنے والے اور تمام رینگنے والے جانور بھی آئے۔ [...] پھر رب نے دروازے کو بند کر دیا۔

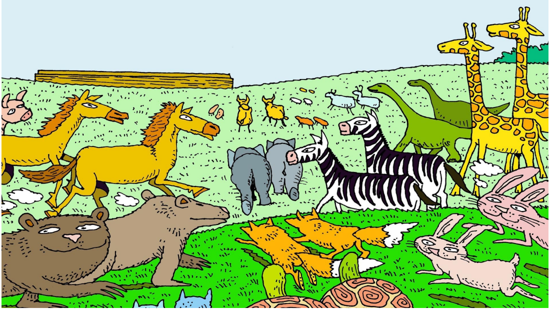

◄ کون کون کشتی میں تھا؟

نوح، اُس کا گھرانہ اور مختلف قسم کے جانور کشتی میں تھے۔

◄ تب خدا نے کیا کِیا؟

اُس نے دروازے کو بند کر دیا۔

◄ اِس سے نوح کو کیا تسلّی ہوئی؟

یہ کہ میری زندگی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اُسی نے دروازے کو بند کیا ہے اور وہی بچ نکلنے کا راستہ مہیا کرے گا۔ تب لکھا ہے،

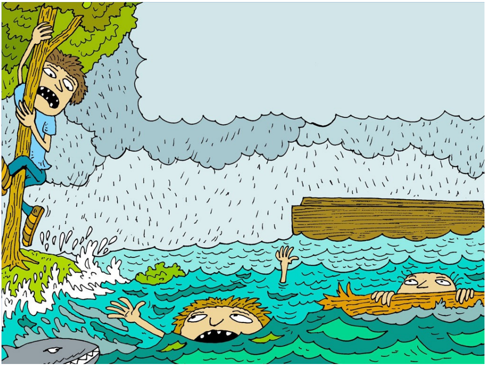

چالیس دن تک طوفانی سیلاب جاری رہا۔ پانی چڑھا تو اُس نے کشتی کو زمین پر سے اُٹھا لیا۔ پانی زور پکڑ کر بہت بڑھ گیا، اور کشتی اُس پر تیرنے لگی۔ آخرکار پانی اِتنا زیادہ ہو گیا کہ تمام اونچے پہاڑ بھی اُس میں چھپ گئے، بلکہ سب سے اونچی چوٹی پر پانی کی گہرائی 20 فٹ تھی۔ زمین پر رہنے والی ہر مخلوق ہلاک ہوئی۔ [...] صرف نوح اور کشتی میں سوار اُس کے ساتھی بچ گئے۔

◄ سیلاب کتنا بڑا تھا؟

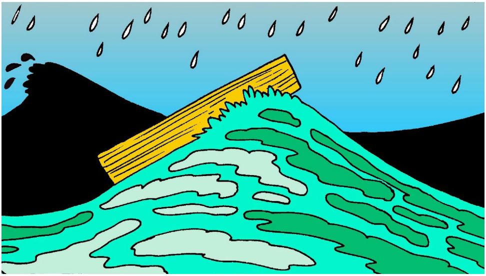

اِتنا بڑا کہ تمام چوٹیاں پانی میں ڈوب گئی تھیں۔

◄ کیا سب ہلاک ہوئے؟

سب جو کشتی میں نہیں تھے ہلاک ہوئے۔ جنہوں نے کشتی میں پناہ لی تھی وہ بچ گئے۔ تب لکھا ہے،

> لیکن اللّٰہ کو نوح اور تمام جانور یاد رہے جو کشتی میں تھے۔ اُس نے ہَوا چلا دی جس سے پانی کم ہونے لگا۔ زمین کے چشمے اور آسمان پر کے پانی کے دریچے بند ہو گئے، اور بارش رُک گئی۔ پانی گھٹتا گیا۔

◄ کیا خدا کشتی کی سواریوں کو بھول گیا تھا؟

نہیں۔ وہ اُسے یاد رہیں۔ پانی بند ہو گیا اور سیلاب گھٹنے لگا۔ دیکھو، جس نے کشتی میں پناہ لی ہے وہ جانتا ہے کہ خدا مجھے کبھی نہیں بھولے گا۔ اور جس طرح نوح کشتی میں پناہ لے کر عدالت سے بچ گیا اُسی طرح ہم بھی عدالت سے بچ سکتے ہیں۔ جب ہم عیسیٰ مسیح میں پناہ لیتے ہیں تب ہی ہم عدالت سے بچ جاتے ہیں۔

◄ کیا آپ نے عیسیٰ مسیح میں پناہ لی ہے؟ تیسرا سبق،

جاگتے رہو

لکھا ہے کہ ایک دن

> نوح نے کشتی کی کھڑکی کھول کر ایک کوّا چھوڑ دیا، اور وہ اُڑ کر چلا گیا۔ لیکن جب تک زمین پر پانی تھا وہ آتا جاتا رہا۔

◄ نوح نے کوّے کو کیوں چھوڑ دیا ؟

وہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا کوّے کو زمین پر ٹکنے کی کوئی جگہ ملے گی۔ لیکن وہ آتا جاتا رہا۔

◄ اِس سے ہم نوح کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

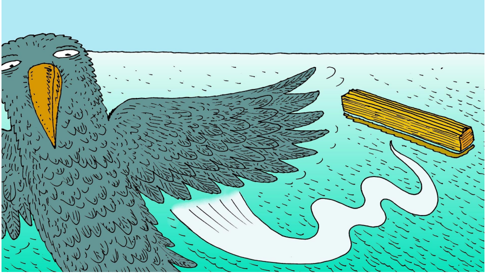

یہ کہ وہ بیدار تھا۔ جب اُس نے دیکھا کہ پانی کم ہو رہا ہے تو وہ سوچنے لگا کہ مَیں کس طرح کشتی سے باہر کے حالات جانچ سکتا ہوں۔ تب اُسے کوّے کو چھوڑنے کا خیال آیا۔ آگے لکھا ہے،

> پھر نوح نے ایک کبوتر چھوڑ دیا تاکہ پتا چلے کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے یا نہیں۔ لیکن کبوتر کو کہیں بھی بیٹھنے کی جگہ نہ ملی، کیونکہ اب تک پوری زمین پر پانی ہی پانی تھا۔ وہ کشتی اور نوح کے پاس واپس آ گیا، اور نوح نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کبوتر کو پکڑ کر اپنے پاس کشتی میں رکھ لیا۔

◄ اب کبوتر کی باری آئی۔ کیا کبوتر کو ٹکنے کی جگہ ملی؟

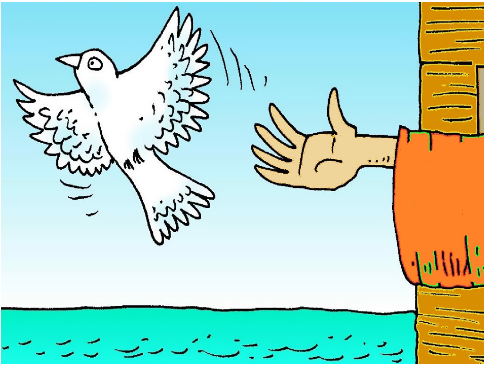

نہیں۔ پھر لکھا ہے،

> اُس نے ایک ہفتہ اَور انتظار کرکے کبوتر کو دوبارہ چھوڑ دیا۔ شام کے وقت وہ لوٹ آیا۔ اِس دفعہ اُس کی چونچ میں زیتون کا تازہ پتا تھا۔ تب نوح کو معلوم ہوا کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے۔ اُس نے مزید ایک ہفتے کے بعد کبوتر کو چھوڑ دیا۔ اِس دفعہ وہ واپس نہ آیا۔

◄ ایک ہفتے کے بعد جب نوح نے کبوتر کو دوبارہ چھوڑ دیا تو کیا ہوا؟
وہ واپس تو آیا مگر چونچ میں زیتون کا تازہ پتا تھا۔

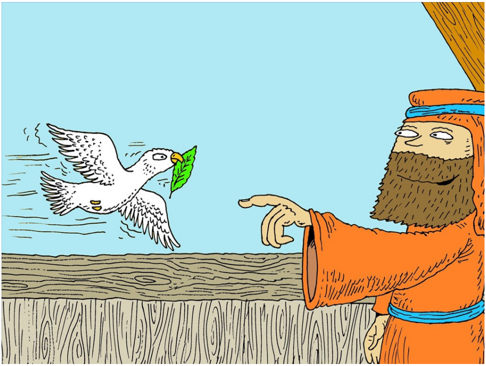

◄ تیسری بار جب نوح نے کبوتر چھوڑ دیا تو کیا ہوا ؟
وہ واپس نہ آیا۔

◄ اِس کا کیا مطلب تھا ؟
مطلب تھا کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے۔

یوں نوح جاگتا رہا۔ وہ ہر وقت پتا کرتا رہا کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔

◄ کیا آپ بھی بیدار ہیں؟ کیا آپ بھی خدا کی مرضی جاننے میں لگے رہتے ہیں؟

مزید دنوں کے بعد لکھا ہے کہ

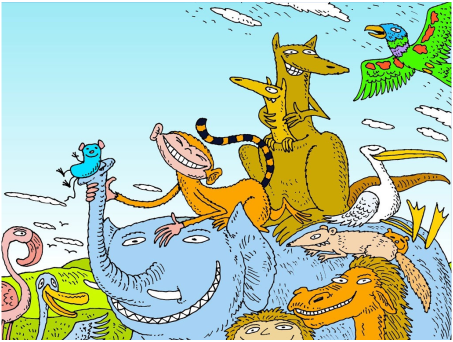

> نوح نے کشتی کی چھت کھول دی اور دیکھا کہ زمین کی سطح پر پانی نہیں ہے۔

◄ اب نوح نے کیا کِیا؟

اُس نے چھت کھول کر دیکھا کہ زمین کی سطح پر پانی نہیں ہے۔
اِس کے بعد لکھا ہے،

> پھر اللہ نے نوح سے کہا، ”اپنی بیوی، بیٹوں اور بہوؤں کے ساتھ کشتی سے نکل آ۔ جتنے بھی جانور ساتھ ہیں اُنہیں نکال دے، خواہ پرندے ہوں، خواہ زمین پر پھرنے یا رینگنے والے

> جانور۔ وہ دنیا میں پھیل جائیں، نسل بڑھائیں اور تعداد میں بڑھتے جائیں۔“

► کیا نوح خشک زمین کو دیکھ کر اپنی ہی مرضی سے کشتی سے نکل آیا؟
نہیں۔ جب خدا نے اُسے حکم دیا تب وہ خاندان اور جانوروں کے ساتھ نکل آیا۔ نوح بیدار رہا۔ وہ پرندوں کو چھوڑ کر حالات جانچتا رہتا تھا۔ اور جب اُسے خدا کی مرضی کا پورا یقین تھا تب وہ کشتی سے نکل آیا۔ چوتھا سبق،

اپنی جان اُس پر سونپ دو

لکھا ہے،

> اُس وقت نوح نے رب کے لئے قربان گاہ بنائی۔ اُس نے تمام پھرنے اور اُڑنے والے پاک جانوروں میں سے کچھ چن کر اُنہیں ذبح کیا اور قربان گاہ پر پوری طرح جلا دیا۔

► کشتی سے نکلتے ہی نوح نے کیا کِیا؟
اُس نے قربانی چڑھائی۔

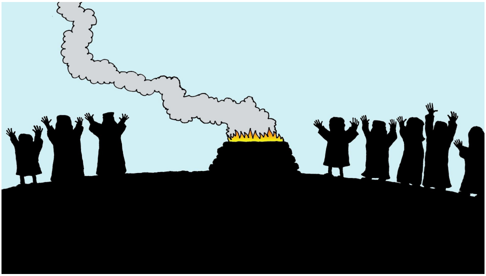

◄ اُس نے یہ کیوں کیا ؟ کیا وہ ثواب پانا چاہتا تھا ؟
نہیں۔ یہ شکرگزاری کی قربانی تھی۔ اِس سے وہ کہنا چاہتا تھا کہ مَیں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں۔ جو جانور مَیں نے چڑھائے وہ میرے عوض منظور ہوں۔

◄ یہ قربانی ایک اَور قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ وہ کیا ؟
عیسیٰ مسیح کی قربانی۔ اُس کی قربانی ہمارے عوض ہوئی۔ ہم خود تو اپنے گناہوں کو مٹا نہیں سکتے۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح اِس دُنیا میں آیا: تاکہ ہمارے عوض قربان ہو کر ہمارے گناہوں کو مٹا ڈالے۔ غرض

عیسیٰ مسیح وہ کشتی بھی ہے جس میں ہم پناہ لے سکتے ہیں اور وہ قربانی بھی جو خدا کو ہماری طرف مائل کرتی ہے۔ یوں لکھا ہے،

> یہ قربانیاں دیکھ کر رب خوش ہوا اور اپنے دل میں کہا، "اب سے مَیں کبھی زمین پر انسان کی وجہ سے لعنت نہیں بھیجوں گا، کیونکہ اُس کا دل بچپن ہی سے بُرائی کی طرف مائل ہے۔ اب سے مَیں کبھی اِس طرح تمام جان رکھنے والی مخلوقات کو رُوئے زمین پر سے نہیں مٹاؤں گا۔ دنیا کے مقررہ اوقات جاری رہیں گے۔ بیج بونے اور فصل کاٹنے کا وقت، ٹھنڈ اور تپش، گرمیوں اور سردیوں کا موسم، دن اور رات، یہ سب کچھ دنیا کے اخیر تک قائم رہے گا۔"

◄ خدا کا کیا جواب تھا؟

اُس نے خوش ہو کر فرمایا کہ اب سے مَیں زمین پر انسان کی وجہ سے لعنت نہیں بھیجوں گا۔ ایسا سیلاب آئندہ زمین پر نہیں آئے گا۔ دُنیا کے مقررہ موسم بھی جاری رہیں گے۔

◄ اِس کی کیا وجہ تھی؟

خدا نے فرمایا کہ انسان کا دل بچپن ہی سے بُرائی کی طرف مائل ہے۔

◄ خدا نے یہ پہلے بھی فرمایا تھا۔ کب؟

یہ کہہ کر اُس نے سیلاب بھیجا تھا۔ دیکھو خدا کا رحم۔ وہ جانتا تھا کہ انسان کا دل بُرا ہے۔ پھر بھی اُس نے فرمایا کہ ایسا سیلاب آئندہ نہیں ہو گا۔ اُس کے ذہن میں ایک بہتر راستہ تھا، وہ راستہ جو عیسیٰ مسیح میں آ موجود ہو گا۔ تب اللّٰہ نے فرمایا،

> اِس ابدی عہد کا نشان جو مَیں تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ قائم کر رہا ہوں یہ ہے کہ مَیں اپنی کمان بادلوں میں رکھتا ہوں۔ وہ میرے دنیا کے ساتھ عہد کا نشان ہو گا۔ جب کبھی میرے کہنے پر آسمان پر بادل چھا جائیں گے اور قوسِ قزح اُن میں سے نظر آئے گی تو مَیں یہ عہد یاد کروں گا جو تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

◄ آخر میں خدا نے ایک بار پھر وعدہ کیا۔ کیا وعدہ تھا؟

آئندہ ایسا سیلاب زمین پر نہیں آئے گا۔

◄ ساتھ ساتھ خدا نے اپنے وعدے کا نشان بھی قائم کیا۔ وہ کیا ؟ قوسِ قزح (اندر دھنُش)۔ یوں اُس کا آخری فرمان دھمکی نہیں بلکہ اُمید بھرا وعدہ ہے۔

◄ کیا آپ نے خدا کے ساتھ ساتھ چل کر اُس کشتی میں پناہ لی — عیسیٰ مسیح میں جو ہمیں آخری عدالت سے بچاتا ہے؟

◄ کیا آپ بیدار رہ کر خدا کی مرضی ڈھونڈتے رہتے ہیں؟

◄ کیا آپ نے اپنی جان خدا کے سپرد کیا ہے؟

اگر آپ نے یہ کیا تو یہ پکا ہے کہ آپ قیامت کے دن بچیں گے۔

توریت، پیدائش 6:5–9:17

رب نے دیکھا کہ انسان نہایت بگڑ گیا ہے، کہ اُس کے تمام خیالات لگاتار بُرائی کی طرف مائل رہتے ہیں۔ وہ پچھتایا کہ مَیں نے انسان کو بنا کر دنیا میں رکھ دیا ہے، اور اُسے سخت دُکھ ہوا۔ اُس نے کہا، ”گو مَیں ہی نے انسان کو خلق کیا مَیں اُسے رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ مَیں نہ صرف لوگوں کو بلکہ زمین پر چلنے پھرنے اور رینگنے والے جانوروں اور ہَوا کے پرندوں کو بھی ہلاک کر دوں گا، کیونکہ مَیں پچھتاتا ہوں کہ مَیں نے اُن کو بنایا۔“

بڑے سیلاب کے لئے نوح کی تیاریاں

صرف نوح پر رب کی نظرِ کرم تھی۔ یہ اُس کی زندگی کا بیان ہے۔ نوح راست باز تھا۔ اُس زمانے کے لوگوں میں صرف وہی بے قصور تھا۔ وہ اللہ کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ نوح کے تین بیٹے تھے، سِم، حام اور یافت۔ لیکن دنیا اللہ کی نظر میں بگڑی ہوئی اور ظلم و تشدد

سے بھری ہوئی تھی۔ جہاں بھی اللہ دیکھتا دنیا خراب تھی، کیونکہ تمام جانداروں نے زمین پر اپنی روِش کو بگاڑ دیا تھا۔

تب اللہ نے نوح سے کہا، ”مَیں نے تمام جانداروں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ اُن کے سبب سے پوری دنیا ظلم و تشدد سے بھر گئی ہے۔ چنانچہ مَیں اُن کو زمین سمیت تباہ کر دوں گا۔ اب اپنے لئے سرو کی لکڑی کی کشتی بنا لے۔ اُس میں کمرے ہوں اور اُسے اندر اور باہر تارکول لگا۔ اُس کی لمبائی 450 فٹ، چوڑائی 75 فٹ اور اونچائی 45 فٹ ہو۔ کشتی کی چھت کو یوں بنانا کہ اُس کے نیچے 18 انچ کھلا رہے۔ ایک طرف دروازہ ہو، اور اُس کی تین منزلیں ہوں۔ مَیں پانی کا اِتنا بڑا سیلاب لاؤں گا کہ وہ زمین کے تمام جانداروں کو ہلاک کر ڈالے گا۔ زمین پر سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ لیکن تیرے ساتھ مَیں عہد باندھوں گا جس کے تحت تُو اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں جائے گا۔ ہر قسم کے جانور کا ایک نر اور ایک مادہ بھی اپنے ساتھ کشتی میں لے

جانا تاکہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔ ہر قسم کے پَر رکھنے والے جانور اور ہر قسم کے زمین پر پھرنے یا رینگنے والے جانور دو دو ہو کر تیرے پاس آئیں گے تاکہ جیتے بچ جائیں۔ جو بھی خوراک درکار ہے اُسے اپنے اور اُن کے لئے جمع کر کے کشتی میں محفوظ کر لینا۔“
نوح نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا اللہ نے اُسے بتایا۔

سیلاب کا آغاز

پھر رب نے نوح سے کہا، ”اپنے گھرانے سمیت کشتی میں داخل ہو جا، کیونکہ اِس دَور کے لوگوں میں سے مَیں نے صرف تجھے راست باز پایا ہے۔ ہر قسم کے پاک جانوروں میں سے سات سات نر و مادہ کے جوڑے جبکہ ناپاک جانوروں میں سے نر و مادہ کا صرف ایک ایک جوڑا ساتھ لے جانا۔ اِسی طرح ہر قسم کے پَر رکھنے والوں میں سے سات سات نر و مادہ کے جوڑے بھی ساتھ لے جانا تاکہ اُن کی نسلیں بچی رہیں۔ ایک ہفتے کے بعد مَیں چالیس دن اور چالیس

رات متواتر بارش برساؤں گا۔ اِس سے مَیں تمام جانداروں کو رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا، اگرچہ مَیں ہی نے اُنہیں بنایا ہے۔“

نوح نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے حکم دیا تھا۔ وہ 600 سال کا تھا جب یہ طوفانی سیلاب زمین پر آیا۔

طوفانی سیلاب سے بچنے کے لئے نوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا۔ زمین پر پھرنے والے پاک اور ناپاک جانور، پَر رکھنے والے اور تمام رینگنے والے جانور بھی آئے۔ نر و مادہ کی صورت میں دو دو ہو کر وہ نوح کے پاس آ کر کشتی میں سوار ہوئے۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا اللہ نے نوح کو حکم دیا تھا۔ ایک ہفتے کے بعد طوفانی سیلاب زمین پر آ گیا۔

یہ سب کچھ اُس وقت ہوا جب نوح 600 سال کا تھا۔ دوسرے مہینے کے 17ویں دن زمین کی گہرائیوں میں سے تمام چشمے پھوٹ نکلے اور آسمان پر پانی کے دریچے کھل گئے۔ چالیس دن اور چالیس رات تک موسلادھار بارش ہوتی رہی۔ جب بارش شروع ہوئی تو

نوح، اُس کے بیٹے سِم، حام اور یافت، اُس کی بیوی اور بہوئیں کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ اُن کے ساتھ ہر قسم کے جنگلی جانور، مویشی، رینگنے اور پَر رکھنے والے جانور تھے۔ ہر قسم کے جاندار دو دو ہو کر نوح کے پاس آ کر کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ نر و مادہ آئے تھے۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا تھا جیسا اللّٰہ نے نوح کو حکم دیا تھا۔ پھر رب نے دروازے کو بند کر دیا۔

چالیس دن تک طوفانی سیلاب جاری رہا۔ پانی چڑھا تو اُس نے کشتی کو زمین پر سے اُٹھا لیا۔ پانی زور پکڑ کر بہت بڑھ گیا، اور کشتی اُس پر تیرنے لگی۔ آخرکار پانی اِتنا زیادہ ہو گیا کہ تمام اونچے پہاڑ بھی اُس میں چھپ گئے، بلکہ سب سے اونچی چوٹی پر پانی کی گہرائی 20 فٹ تھی۔ زمین پر رہنے والی ہر مخلوق ہلاک ہوئی۔ پرندے، مویشی، جنگلی جانور، تمام جاندار جن سے زمین بھری ہوئی تھی اور انسان، سب کچھ مر گیا۔ زمین پر ہر جاندار مخلوق ہلاک ہوئی۔ یوں ہر مخلوق کو رُوئے زمین پر سے مٹا دیا گیا۔ انسان، زمین

پر پھرنے اور رینگنے والے جانور اور پرندے، سب کچھ ختم کر دیا گیا۔ صرف نوح اور کشتی میں سوار اُس کے ساتھی بچ گئے۔
سیلاب ڈیڑھ سَو دن تک زمین پر غالب رہا۔

سیلاب کا اختتام

لیکن اللہ کو نوح اور تمام جانور یاد رہے جو کشتی میں تھے۔ اُس نے ہَوا چلا دی جس سے پانی کم ہونے لگا۔ زمین کے چشمے اور آسمان پر کے پانی کے دریچے بند ہو گئے، اور بارش رُک گئی۔ پانی گھٹتا گیا۔ 150 دن کے بعد وہ کافی کم ہو گیا تھا۔ ساتویں مہینے کے 17ویں دن کشتی اراراط کے ایک پہاڑ پر ٹک گئی۔ دسویں مہینے کے پہلے دن پانی اِتنا کم ہو گیا تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آنے لگی تھیں۔
چالیس دن کے بعد نوح نے کشتی کی کھڑکی کھول کر ایک کوّا چھوڑ دیا، اور وہ اُڑ کر چلا گیا۔ لیکن جب تک زمین پر پانی تھا وہ آتا جاتا رہا۔ پھر نوح نے ایک کبوتر چھوڑ دیا تاکہ پتا چلے کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے یا نہیں۔ لیکن کبوتر کو کہیں بھی بیٹھنے کی جگہ نہ ملی،

کیونکہ اب تک پوری زمین پر پانی ہی پانی تھا۔ وہ کشتی اور نوح
کے پاس واپس آ گیا، اور نوح نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کبوتر کو پکڑ
کر اپنے پاس کشتی میں رکھ لیا۔
اُس نے ایک ہفتہ اَور انتظار کر کے کبوتر کو دوبارہ چھوڑ دیا۔ شام
کے وقت وہ لوٹ آیا۔ اِس دفعہ اُس کی چونچ میں زیتون کا تازہ پتا
تھا۔ تب نوح کو معلوم ہوا کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے۔
اُس نے مزید ایک ہفتے کے بعد کبوتر کو چھوڑ دیا۔ اِس دفعہ وہ واپس
نہ آیا۔
جب نوح 601 سال کا تھا تو پہلے مہینے کے پہلے دن زمین کی سطح پر
پانی ختم ہو گیا۔ تب نوح نے کشتی کی چھت کھول دی اور دیکھا کہ
زمین کی سطح پر پانی نہیں ہے۔ دوسرے مہینے کے 27ویں دن زمین
بالکل خشک ہو گئی۔
پھر اللہ نے نوح سے کہا، ”اپنی بیوی، بیٹوں اور بہوؤں کے ساتھ
کشتی سے نکل آ۔ جتنے بھی جانور ساتھ ہیں اُنہیں نکال دے، خواہ

پرندے ہوں، خواہ زمین پر پھرنے یا رینگنے والے جانور۔ وہ دنیا میں پھیل جائیں، نسل بڑھائیں اور تعداد میں بڑھتے جائیں۔“ چنانچہ نوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں سمیت نکل آیا۔ تمام جانور اور پرندے بھی اپنی اپنی قسم کے گروہوں میں کشتی سے نکلے۔

اُس وقت نوح نے رب کے لئے قربان گاہ بنائی۔ اُس نے تمام پھرنے اور اُڑنے والے پاک جانوروں میں سے کچھ چن کر اُنہیں ذبح کیا اور قربان گاہ پر پوری طرح جلا دیا۔ یہ قربانیاں دیکھ کر رب خوش ہوا اور اپنے دل میں کہا، ”اب سے مَیں کبھی زمین پر انسان کی وجہ سے لعنت نہیں بھیجوں گا، کیونکہ اُس کا دل بچپن ہی سے بُرائی کی طرف مائل ہے۔ اب سے مَیں کبھی اِس طرح تمام جان رکھنے والی مخلوقات کو رُوئے زمین پر سے نہیں مٹاؤں گا۔ دنیا کے مقررہ اوقات جاری رہیں گے۔ بیج بونے اور فصل کاٹنے کا وقت، ٹھنڈ اور تپش، گرمیوں اور سردیوں کا موسم، دن اور رات، یہ سب کچھ دنیا کے اخیر تک قائم رہے گا۔“

اللہ کا نوح کے ساتھ عہد

پھر اللہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دے کر کہا، ”پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا تم سے بھر جائے۔ زمین پر پھرنے اور رینگنے والے جانور، پرندے اور مچھلیاں سب تم سے ڈریں گے۔ اُنہیں تمہارے اختیار میں کر دیا گیا ہے۔ جس طرح مَیں نے تمہارے کھانے کے لئے پودوں کی پیداوار مقرر کی ہے اُسی طرح اب سے تمہیں ہر قسم کے جانور کھانے کی اجازت بھی ہے۔ لیکن خبردار! ایسا گوشت نہ کھانا جس میں خون ہے، کیونکہ خون میں اُس کی جان ہے۔

کسی کی جان لینا منع ہے۔ جو ایسا کرے گا اُسے اپنی جان دینی پڑے گی، خواہ وہ انسان ہو یا حیوان۔ مَیں خود اِس کا مطالبہ کروں گا۔ جو بھی کسی کا خون بہائے اُس کا خون بھی بہایا جائے گا۔ کیونکہ اللہ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

اب پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا میں پھیل جاؤ۔“

تب اللّٰہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا، ”اب مَیں تمہارے اور تمہاری اولاد کے ساتھ عہد قائم کرتا ہوں۔ یہ عہد اُن تمام جانوروں کے ساتھ بھی ہو گا جو کشتی میں سے نکلے ہیں یعنی پرندوں، مویشیوں اور زمین پر کے تمام جانوروں کے ساتھ۔ مَیں تمہارے ساتھ عہد باندھ کر وعدہ کرتا ہوں کہ اب سے ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ زمین کی تمام زندگی سیلاب سے ختم کر دی جائے گی۔ اب سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آئے گا جو پوری زمین کو تباہ کر دے۔ اِس ابدی عہد کا نشان جو مَیں تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ قائم کر رہا ہوں یہ ہے کہ مَیں اپنی کمان بادلوں میں رکھتا ہوں۔ وہ میرے دنیا کے ساتھ عہد کا نشان ہو گا۔ جب کبھی میرے کہنے پر آسمان پر بادل چھا جائیں گے اور قوسِ قزح اُن میں سے نظر آئے گی تو مَیں یہ عہد یاد کروں گا جو تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اب کبھی بھی ایسا سیلاب نہیں آئے گا جو تمام زندگی کو ہلاک کر دے۔ قوسِ قزح نظر آئے گی تو مَیں اُسے دیکھ کر اُس دائمی عہد کو یاد

کروں گا جو میرے اور دنیا کی تمام جاندار مخلوقات کے درمیان ہے۔
یہ اُس عہد کا نشان ہے جو مَیں نے دنیا کے تمام جانداروں کے
ساتھ کیا ہے۔“